کا بہانہ مل سکے اور ایک اور اہم عرب علاقہ اسرائیل کے تسلط میں چلا جائے یا کسی عیسائی سٹیٹ کے قیام کی شکل میں یہ مقصد پورا کیا جائے۔ اس جنگ میں عیسائی عرب علانیہ اسرائیل کے آلہ کار بنے رہے اور اس طرح یہود و نصاریٰ کے کھل کر اسلام دشمنی کا ایک بار پھر متحدہ مظاہرہ کیا۔ اسرائیل امریکہ کے نئے ہتھیاروں سے مہیب فوجی طاقت بن چکا ہے۔ اور اس بار وہ عیسائیوں کی مدد سے عربوں سے سرزمینِ عرب ہی پر زور آزمائی کرنا چاہتا ہے۔ اور لبنان اُن کے لئے نہایت بہتر محاذ ہے۔ اس طرح یہ مسئلہ لبنان کے دو فریقوں کا نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کی ملی بھگت اور اسرائیل و امریکہ متحدہ اسلام دشمنی کا ہے۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ اس جنگ نے عرب قومیت کا بت لبنان کے چوراہوں میں پاش پاش کر دیا ہے۔ مسئلہ اسلام اور کفر کا نہ ہوتا تو لبنان کے دونوں فریق (مسلمان اور عیسائی) اس حد تک کیسے پہنچتے مسئلہ اسلام اور کفر کا ہے۔ ادھر امریکہ کی صیہونیت نوازی کا یہ عالم ہے کہ جب اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے اسرائیل کو ایک نسل پرست گروہ قرار دیا۔ (اور یہ عالمی سطح پر قرآن کریم اور نبی کریم کے ایسے واضح ارشادات پر مہر صداقت بھی تھا) تو اسرائیل سے بھی زیادہ اس فیصلہ پر امریکہ چیخا چلایا یہاں تک کہ قرارداد کے حق میں ووٹ دینے والے ممالک کو امداد بند کرنے کی دھمکیاں بھی دیں اور آج ہی دم تحریر امریکہ نے عدل و انصاف حیا اور شرافت کے تمام تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو ویٹو کر دیا جس میں آزاد فلسطین ریاست کے قیام کی سفارش کی گئی تھی۔ ان حالات میں لبنان کے مسئلہ پر عالم اسلام کی سرد مہری یا کسی مصالحتی فارمولے پر تیار ہو جانا ملی خودکشی سے کم نہیں ہوگا۔ اب مصالحت نہیں بلکہ لبنان کے مسلمانوں کو ان کے اصل حقوق دلانے کا سوال ہے۔ شام کا کردار اس مسئلہ میں نہایت بامردی کا رہا ہے۔ لیبیا اور مراکش انہی سامراجیوں کو نبی کریم علیہ السلام کے سوانگ بھرنے (العیاذ باللہ) کی اجازت دیکر فلمیں بنوا رہے ہیں اور اسے اسلام کی خدمت سمجھتے ہیں۔ مصر طویل مراقبہ میں ہے۔ شاہ فیصل مرحوم جیسی مؤثر فعال اور مؤمن شخصیت تہ خاک ہے۔ اب معلوم نہیں ایسے معاملات میں ایک ارب مسلمانوں کا جمِ غفیر اور ان کے سربراہوں کے طول طویل کانفرنسوں کے مؤثر نتائج کس دن سامنے آئیں گے؟

امروٹ شریف سندھ میں امروٹی خانقاہ کے چشم و چراغ حافظ منیر احمد شاہ صاحب کی شہادت پورے ملک کے سنی سوادِ اعظم کیلئے عبرت و نصیحت کا مقام ہے۔ مرحوم صحابہ کرامؓ کی سب و شتم گوارا نہیں کر سکتے تھے بل رفض کے ایسے مظاہروں پر چیں بجبیں ہوئے جو اس سے پہلے امروٹ کی پاکیزہ سرزمین پر نہیں کئے گئے تھے۔ حکومت اہل سنت کے حقوق اور شانِ صحابہؓ کیلئے لڑنے والے مولانا قاضی مظہر حسین صاحب جیسے بزرگوں کی قید و حراست سے فارغ ہو جائے تو شاہ صاحب مرحوم کے قاتلوں پر توجہ دے یہ شہادت بھی بہر حال شہادت ہے۔ اور اس کا حق اہل سنت والجماعۃ کو ماتم و نوحہ سے نہیں، دینی حمیت، بیداری اور صورتحال کا عمیق جائزہ لینے کی صورت میں ادا کرنا چاہئے ہم مرحوم کے والد بزرگوار اور تمام متعلقین کے ساتھ اس غم میں شریک ہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق